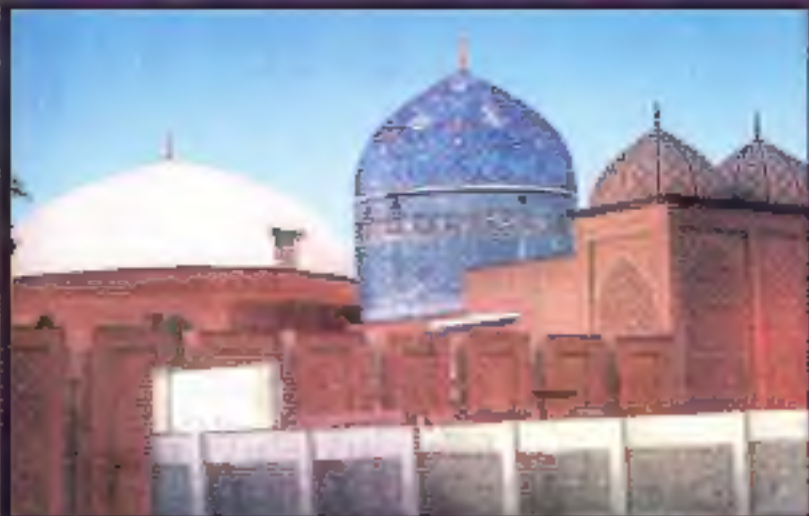


گیارہویں اولیاء و علماء کی نظر میں

عوث اعظم امام التقی والتقی  
جلوہ شان قدرت پہ لاکھوں سلام



مصنف

رئیس القلم منظر اہلسنت، سرماچہ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ

محمد فیض احمد اویسی۔ نذر العالی (بہاولپور)

والجہام: الحاج سعید احمد سعید ٹانوی

WWW.NAFSEISLAM.COM

## پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

المابعد! گیارہویں شریف ایسائیک عمل ہے کہ صدیوں سے مسلمانوں میں جاری ہے لیکن تحریک و ہابیت کے بعد گونا گوں اعتراضات کی زد میں ہے۔ فقیر نے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ گیارہویں شریف ایصالِ ثواب کا دوسرا نام ہے اسی لئے اصولی طور تو اس پر کوئی اعتراض نہیں، ہاں جاہلوں کا منہ کون بند کرے۔ فقیر کے اس رسالہ سے ایسے جاہلوں کو دندان شکن جواب دیا جاسکتا ہے۔ عرصہ سے اسکا مضمون تیار تھا مولیٰ عزوجل بطفیل حبیب اکرم ﷺ و بصدق غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیر اور ناشر کی مساعی قبول فرما کر ہم سب کے لئے توشیحہ راہِ آخرت اور مستفیدین کے لئے مشعل راہِ ہدایت بنائے (آمین)

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ تعالیٰ

یہاں پور پاکستان

۲۳ جمادی الاول ۱۴۲۱ھ ۲۴ اگست ۲۰۰۰ء بروز جمعرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد! تحریک و ہایت سے بہت سے مسائل کھڑے ہو گئے ان میں سے ایک مسئلہ گیارہویں شریف بھی ہے۔ یہ کوئی اختلافی مسئلہ نہ تھا کیونکہ یہ حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے ایصالِ ثواب کا نام ہے اور ایصالِ ثواب کے نجدی وہابی، دیوبندی مکر نہیں صرف نام اور طریقہ بدلا ہے اور شرعی قانون ہے کہ طریقہ اور نام بدلنے سے شریعت اور کام نہیں بگڑتا۔ جب کہ ایصالِ ثواب کے نام کو ”گیارہویں“ کہا جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں فقیر اس رسالہ میں ان علماء کرام و اولیاء عظام کی عبارات دکھاتا ہے جو تحریک و ہایت سے پہلے اور بعد کو اسکے جواز کے نہ صرف قائل بلکہ عامل تھے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ اسے ناجائز کہنے والے وہابی، دیوبندی ہیں اور انکی اسلاف صالحین کے سامنے کوئی وقعت نہیں اسی لئے اہل اسلام اپنے موقف پہ مضبوط رہیں۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی حبیبہ الکریم وسلم

و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔ ۵ ذوالحجہ ۱۴۰۹ھ

## مقدمہ

چونکہ دلائل گیارہویں فقیر نے ایک علیحدہ رسالہ میں لکھے ہیں یہاں صرف علماء کرام کی تصریحات و دیگر عجیب و غریب احاث لکھے۔

**فضیلت علم و علماء :** علماء کا علم اسلام کا ایک بہترین جوہر ہے اور اس جوہر علمی سے ہی اسلام کی بہار ہے جب دنیا سے علم و علماء اٹھ گئے قیامت ہو جائیگی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! عالم کی فضیلت عابد پر وہی ہے جیسی میری فضیلت امت پر۔ اور حضور نبی پاک ﷺ نے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ میں علماء کرام کی ہدایات پر اسلام کی نشوونما ہوتی رہتی ہے۔

مسئلہ گیارہویں کا حل بھی علماء کرام و اولیاء عظام سے کرانا چاہیے فقیر چند معتبر و مستند علماء کرام و اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریحات پیش کرتا ہے تاکہ منکر کو انکار کی گنجائش نہ ہو اور گیارہویں شریف کے عامل کو تسکین و تسلی نصیب ہو۔

**(عبارات اکابر علماء و اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ)**

ذیل میں فقیر ان علماء کرام و اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریحات عرض کر رہا ہے جنکے سامنے وہابی، دیوبندی فضلاء خود کو انکا طفل مکتب کہلانے سے شرماتے ہیں یہ علماء کرام و اولیاء عظام ہیں جن پر اسلام کو ناز ہے۔

(۱) **شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمة :** حضرت شیخ عبدالحق محقق برحق محدث دہلوی علیہ الرحمة کا ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔

وقد اشتهر فی دیار ناہذا الیوم الحادی عشر وهو المتعارف عند مشایخنا من اهل الهند من اولادہ۔

بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ

کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے (ماثبت بالسنۃ عربی صفحہ ۶۸)

**تعارف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :**

اشرف علی تھانوی آپکو حضوری ولی اللہ مانتا ہے (الافاضات الیومیہ) ان شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق غیر مقلدین کے نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ ”شیخ کی مساعی جمیلہ سے ہندوستان میں حدیث کی بڑی اشاعت ہوئی۔ حدیث اور ترویج سنت میں شیخ موصوف کو جو شرف و فضیلت حاصل ہے اس میں ان کا کوئی سہم و شریک نہیں۔“ نواب بھوپالی ہی لکھتے ہیں کہ ”حق اس است کہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ در ترجمہ بفارسی یکے از افراد این افت است عقل اوریں کاروبار خصوصاً دریں روزگار احد سے معلوم نیست ولله یختص برحمتہ من یشاء بندنہ عاجز در دین بر قربت شریف اور سیدہ نمی تواند گفتن کہ کدام روح و ریحان بر کاتش مشاہدہ نمود (تقصیر صفحہ ۱۱۲ بحالہ نافعہ صفحہ ۲۵) نواب صدیق حسن بھوپالی اپنی دوسری کتاب میں لکھتا ہے کہ ”توالیف ایشان در بلاد ہند قبول و شہرت تمام وارد ہم نافع و مفید افتادہ۔ کاتب حروف بزیارت مرقد شریف مکرر فیضیاب شدہ و کشتے عجیب و دہشگی غریب در اں مقام یافتہ (اتحاف اضلہ صفحہ ۳۰۴ بحالہ نافعہ صفحہ ۳۵) (شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ معروف شخصیت ہیں جنکے علم و عمل کے فریقین نہ صرف معترف بلکہ مداح ہیں)

**شیخ عبدالوہاب مکی علیہ الرحمۃ :** شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے شیخ اور مرشد شیخ عبدالوہاب قادری متقی مکی علیہ الرحمۃ کا طریقہما مثبت بالسنۃ صفحہ ۶۸ میں بیان فرماتے ہیں۔

قلت فیہذہ الروایہ یکون عرسہ تاسع الربیع الآخر و ہذا ہوالذی ادركنا علیہ سیدنا الشیخ الامام العارف الکامل الشیخ عبدالوہاب القادری المتقی المکی فانہ قدس سرہ کان یحافظ یوم عرسہ رضی

اللہ عنہ هذا التاريخ اما اعتماد اعلیٰ هذه الروية او على مارای من شیخه  
الشیخ الكبير على المتقى او من غيره من المشائخ رحمهم الله تعالى۔  
”ہم کہتے ہیں کہ اس روایت کے مطابق (حضرت غوث اعظم) کا عرس مبارک  
۹ ربیع الآخر کو ہونا چاہیے۔ ہم نے اپنے پیر و مرشد سیدنا امام عارف کامل شیخ  
عبد الوہاب قادری متقی مکی قدس سرہ کو پایا ہے کہ شیخ قدس سرہ العزیز آپ  
(غوث اعظم) کے عرس کے دن کے لئے یہی تاریخ یاد رکھتے تھے لیکن اس  
روایت پر اعتماد کرتے ہوئے یا اس سبب سے کہ اپنے پیر و مرشد شیخ کبیر علی متقی  
قدس سرہ یا اور کسی بزرگ کو دیکھا ہو۔“

(فائدہ): نہ صرف ایک ولی اللہ کے متعلق ہے بلکہ مشائخ کالمین سے  
گیارہویں ثابت ہے۔

شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمة: شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ  
الرحمة کے حالات میں شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمة فرماتے ہیں  
کہ: یازدہم ماہ ربیع الآخر عرس غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کرو۔

(اخبار الاخیار شریف صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ دیوبند)

ماہ ربیع الآخر شریف کی گیارہ تاریخ کو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ  
عنہ کا عرس مبارک کیا کرتے تھے۔

فائدہ: یہ شیخ امان اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ولی کامل پونے چھ سو سال پہلے پانی  
پت ہند میں مشہور بزرگ گزرے ہیں اس وقت سے گیارہویں شریف کے عامل  
تھے جبکہ ابھی وہابیت نجدیت کا نام و نشان تک نہ تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ  
گیارہویں شریف توبہ عت نہ ہوئی یہ بعد کو پیدا ہو کر شور مچا رہے ہیں تو درحقیقت  
یہی خود ہیں۔

مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمة: ملفوظات مرزا مظہر جان  
جاناں علیہ الرحمة میں وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں جو کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف ”کلمات طیبات“ میں ہے کہ

”در منامے دیدم کہ در صحرائے وسیع چہ ترہ ایست کلاں و اولیاء بسیار در آنجا حلقہ مراقبہ دارند و در وسط حلقہ حضرت خواجہ نقشبند دوزانو حضرت جنید قدس اللہ سرار ہم محبتے نشسته اند و آثار استغنا از ماسوا و کیفیات حالات فنا پر سید الطائفہ طاہر ست ہمہ کس از آنجا ہر خاستند گفتم کجا میروند کسی گفت باستقبال امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس حضرت امیر تشریف فرما شدند۔ شخصے گلیم پوش سر و پا برہنہ ژولیدہ موہمراہ حضرت امیر نمودار گشت آنحضرت دستش در دست خود بحمال تواضع و تعظیم گرفتہ اند گفتم اس کیست کہے گفت خیر التابعمین اولیں قرنی است آنجا حجرہ مصفا در کمال نورانیت طاہر شدہ ہمہ عزیزان در آل حجرہ درآمدند گفتم کجا رفتند کہے گفت امروز عرس حضرت غوث الثقلین ست بتقریب عرس تشریف بروند۔“

(ترجمہ) میں نے خواب میں ایک وسیع چہ ترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء کرام حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں۔ اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دوزانو اور حضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغنا ماسوا اللہ اور کیفیات فنا آپ میں جلوہ نما ہیں۔ پھر یہ سب حضرات کھڑے ہو گئے اور چل دیئے میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے؟ تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے استقبال کیلئے جارہے ہیں۔ پس حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش ہیں جو سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے مبارک ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں۔ تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعمین حضرت اولیں قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پھر ایک حجرہ شریف طاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل



ہو گئے، میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس (گیارہویں شریف) ہے۔ عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں۔ (کلمات طیبات فارسی صفحہ ۷۸، ۷۷ مطبوعہ دہلی)

**تعارف مظہر جانِ جاناں :** مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ کے متعلق مولوی ابوبکی امام خاں نوشہروی (جو کہ اہلحدیث مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں) نے اپنی کتاب ”ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات“ میں اُن کو ”اہلحدیث“ لکھا ہے۔

**قبصرہ اویسی غفرلہ :** غیر مقلدین نے صرف اپنے نمبر بڑھانے کے لئے انہیں اپنا ہمنا لکھ دیا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مرزا جانجاناں سلسلہء نقشبندیہ کے سر تاج ہیں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر مظہری انہی کے نام سے موسوم ہے اور مرزا جانجاناں پایہ کے ولی اللہ ہیں انہوں نے گیارہویں شریف کی عظمت کس شان سے بتائی کہ اس میں سیدنا علی المرتضیٰ اور سیدنا ولید قرنی رضی اللہ عنہم کی شمولیت کا ذکر کیا اور گیارہویں شریف کی محفل پر نور کی بارش کا مشاہدہ کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ انکو اپنا پیشوا مان کر پھر بھی محفل گیارہویں شریف کے خلاف جو اسات کرتے ہیں۔

**شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :** شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا مظہر جانجاناں علیہ الرحمۃ کے ملفوظات اپنی تصنیف لطیف ”کلمات طیبات“ میں جمع فرمائے ہیں۔ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو بھی یہ غیر مقلدین اہلحدیث ”اہلحدیث“ شمار کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں اگر واقعی ان کو اپنا آویں سمجھتے ہو تو پھر اُن کے عقائد اور نظریات کو شرک و بدعت کہتے ہو۔

”نہ خوف خدا نہ شرم نبی“۔ اویسی غفرلہ کہتا ہے ”یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں“۔

ابوالکلام آزاد کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا ہے۔



وہابی بے حیا ہیں یارو ❖ انکو تڑا تڑ جوتے مارو (تذکرہ ابوالکلام)

**تعارف شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :**  
آپ ہمارے تو پیشوا ہیں ہی۔ آپ تیرھویں صدی کے مجدد ہیں اسکا دیوبندیوں کو بھی اقرار ہے اور غیر مقلدین وہابی بھی آپکو اپنا پیشوا قرار دیتے ہیں۔ اور ”ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات“ صفحہ ۱۶ پر ان کو بھی اہلحدیث قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ: ”شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی و روحانی سرگرمیاں محفل قال و حال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاہ کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے۔“

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تصانیف مثلاً فتاویٰ عزیزی، تحفہ اثناء عشریہ، تفسیر عزیزی کو بھی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی نے ”اہلحدیث کی علمی خدمات“ قرار دے کر اپنے مسلک کی ہی کتابیں تسلیم کی ہیں۔  
آپ ملفوظات عزیزی میں گیارہویں شریف کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ ”روضہ حضرت غوث اعظم را کہ کافی گویند تاریخ یازدہم بادشاہ وغیرہ اکابر ان شہر جمع گشتہ بعد نماز عصر کلام اللہ و قصائد مدحیہ و آنچہ حضرت غوث در وقت غلبہ حالات فرمودہ اند و شوق انگیز بے مزامیر تا مغرب میخوانند بعد ازاں صاحب سجادہ در میان و گرد او مریدان نشستہ و صاحب حلقہ استادہ ذکر جہر میگویند دریں اثناء بعضے را وجد و سوزش ہم میشود از چیزے از قبیل سابق خوانندہ آنچہ تیاری باشد از مثل طعام و شیرینی نیاز کردہ تقسیم کردہ نماز عشاء خوانندہ رخصت میشوند۔“

(ترجمہ) حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارکہ پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے۔ نماز عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضرت غوث اعظم کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے ارد گرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے۔ اسی حالت میں

بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے۔

(ملفوظاتِ عزیزِ فارسی صفحہ ۲۲ مطبوعہ میرٹھ)

**نوٹ:** الحمد للہ تاحال یہی طریقہ بغداد شریف میں آستانہ عالیہ پر مروج ہے گیارہ ربیع الثانی کو جا کر خود مشاہدہ کریں۔ الحمد للہ ہم نے یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

**مزید فتوح : سوال :** در مقدمہ مہندی ہا کہ شب یازدہم ربیع الثانی روشن میکنند منسوب جناب سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز سے نمایندہ نذر و نیاز سے آرند و فاتحہ سے خوانند۔

**جواب:** روشن کردن مہندی حضرت سید عبدالقادر انہم بدعتِ سیئہ است زیرا کہ ہجو مفیدہ و قباحث در تعزیه ساختن است ہمیں قسم در مہندی متصور است و فاتحہ خواندن و ثواب آل بارواح طیبہ رسانیدن فی نفسہ جائز و درست است۔

اب سوال اور جواب کا اردو میں ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ سوال حاجی محمد ذکی دیوبندی نے کیا ہے۔

**سوال :** اس مسئلہ میں کیا حکم ہے کہ مہندی شب یازدہم ربیع الآخر میں روشن کرتے ہیں۔ اور اُس کو منسوب ساتھ جناب عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کرتے ہیں اور نذر و نیاز و فاتحہ کرتے ہیں؟

**جواب :** روشن کرنا مہندی حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا یہ بھی بدعتِ سیئہ ہے اس واسطے کہ جو قباحث تعزیه داری میں ہے وہی قباحث مہندی میں بھی ہے اور فاتحہ پڑھنا ثواب اس کا ارواح طیبہ کو پہنچانا فی نفسہ جائز ہے۔

(فتاویٰ عزیزِ فارسی ج ۱ صفحہ ۷۴، ۷۵ مطبوعہ دہلی۔ فتاویٰ عزیزِ اردو صفحہ ۱۶۶ مطبوعہ کراچی)

**فائدہ :** شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے واضح الفاظ میں گیارہ ربیع الثانی کو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روح مقدس کو فاتحہ کا ثواب پہنچانا

جائز قرار دیا ہے۔ اہل سنت و جماعت حضرات بھی گیارہویں شریف میں ایصالِ ثواب ہی کرتے ہیں۔

**مزید برآں:** ملفوظاتِ عزیزی میں تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے رمضان شریف کے ماہ مقدس میں بڑے عرس بیان فرمائے ہیں۔ ۳ رمضان کو سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا عرس مبارک اور ۶ رمضان کو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عرس مقدس ۲۱ رمضان کو علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا عرس مبارک اور خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے عرس مبارک بھی بیان فرمائے ہیں۔ اصل فارسی کی عبارت ملاحظہ ہو۔

عرس کلاں دریں ماہ (رمضان) مبارک اند تاریخ سوم عرس حضرت فاطمہ و در شانزدہم عرس حضرت عائشہ و حضرت علی بتاریخ نوزدہم زخمی شدند و در شب یکم رحلت فرمودند و عرس نصیر الدین چراغ دہلی۔

(ملفوظاتِ عزیزی فارسی صفحہ ۵۰ مطبوعہ میرٹھ)

**عرس ہی عرس:** عرس کا لفظ شکر مخالفین کو شرک و بدعت کا ہیضہ ہو جاتا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے متعدد اعراس کا ذکر کر کے انکے مرض کو اور بڑھا دیا ہے اور گیارہویں شریف بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس ہے جسے بڑی گیارہویں کہا جاتا ہے۔  
**نوٹ:** مذکورہ بالا حوالہ جات ان اولیاء و علماء کے عرض کئے جو مخالفین کو مسلم ہیں چند مزید دیگر بزرگوں کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

**علامہ فیض عالم بن ملا جیون علیہ الرحمۃ:** ”طعامیکہ روز عاشورہ بروحانیت حضرت امامین شہیدین سیدی شباب اہل جنت ابی محمد بن الحسن و ابی عبداللہ الحسین تیار میکنند ثواب آل برائے خدا نیاز آنحضرت میکنند و از ہمیں جنس است طعام یازدہم کہ عرس حضرت غوث الثقلین کریم الطرفین قرۃ العین الحسین محبوب سبحانی، قطب الربانی سیدنا و مولانا فردا و افراد ابی محمد بن الشیخ محی

الدین عبدالقادر جیلانی است چوں مشائخ دیگر را عمر سے بعد سال معین میگردند  
آنجناب را هر در ماهی قرار داده اند۔

(ترجمہ) عاشورہ کے روز اہلین شہیدین سیدنا شباب اہل الجنۃ ابو محمد حسن  
اور ابو عبداللہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے کھانا تیار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی  
بارگاہ میں اس کی نیاز کا ثواب ان کی روح ہر فتوح کو پہنچاتے ہیں۔ اور اسی قسم میں  
سے گیارہویں شریف کا کھانا ہے جو کہ حضرت غوث الثقلین، کریم الطرفین،  
قرۃ العین الحسنین محبوب سبحانی، قطب ربانی سیدنا مولانا فردا فراد ابو محمد شیخ محی  
الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک ہے۔ دیگر مشائخ کا  
عرس سال کے بعد ہوتا ہے۔ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس  
مبارک ہر ماہ ہوتا ہے۔ (وجہ القراءۃ فارسی صفحہ ۸۲)

شاہ ابو المعالی علیہ الرحمۃ : شاہ ابو المعالی قادری دہلوی علیہ  
الرحمۃ نے تحفہ قادریہ صفحہ ۹۰ پر سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس  
مبارک کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

علامہ بر خوار دار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ : علامہ بر خوار دار  
محشی نبراس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ممالک ہندو سندھ وغیرہ میں آپ کا عرس  
اربیع الثانی کو ہوا کرتا ہے۔ اس میں انواع و اقسام کے طعام و فواکہ حاضرین  
علماء و اہل تصوف، فقراء و درویشاں کے پیش کئے جاتے ہیں۔ وعظ اور بعض نعتیہ  
نظمیں بھی بیان ہوتی ہیں۔ اُس عرس شریف میں ارواح کالمین کا بھی حضور  
ہوتا ہے خصوصاً آپ کے جد امجد حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا ابو الائمۃ الا تقیاء  
بھی تشریف لاتے ہیں۔ کما ثبت عند ارباب المکاشفۃ۔

(سیرت غوث اعظم صفحہ ۲۷۵)

علامہ بر خوار دار محشی نبراس علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف ”سیرت غوث  
اعظم“ کے صفحہ ۲۷۶ کے حاشیہ پر گیارہویں شریف کی ابتداء اس طرح لکھی

ہے کہ :

”پیر عبد الرحمن نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ پیران پیر حضرت غوث الاعظم ہر گیارہویں کو حضرت سید الانبیاء کا عرس کیا کرتے تھے۔ اس نے غوث الاعظم علی نبینا وعلیہ السلام کے چونکہ شیدائی تقلید و اطاعت آنجناب گیارہویں کرتے ہیں۔ چونکہ یہ انتساب بآں عالی جناب تھا۔ قلند اب طریق (تبیح فاطمہ) گیارہویں حضرت پیران پیر مشہور ہوئی۔“ (حاشیہ سیرت غوث الاعظم صفحہ ۲۷۶)

**داراشکوہ اور علامہ مفتی غلام سرور علیہما الرحمة :**  
داراشکوہ نے سفینۃ الاولیاء صفحہ ۷۲ میں اور مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمة نے ”خزینۃ الاصفیاء فارسی جلد ۱ صفحہ ۹۹“ میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس اور گیارہویں شریف کے جواز کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

**حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ :** دیوبندی اکابر کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی گیارہویں شریف اور بزرگان دین کے عرس مبارک کے متعلق فرماتے ہیں۔

”پس بہ ہنیت مر وجہ ایصال کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں حضرت غوث پاک قدس سرہ کی دسویں، پیسویں، چہلم، ششماہی، سالانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردو لوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ یو علی قلندری رحمۃ اللہ علیہ و حلوائے شبِ برات اور دیگر طریق ایصالِ ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔“ (فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ ۸ مطبوعہ دیوبند)

**فائدہ :** حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو الہمدیث کے ہفت روزہ ”الاعتصام“ لاہور میں آسمانِ ملت پر دینِ ہدی کے درخشندہ ستارے، دنیائے علم و ادب میں شاندار مقام حاصل کرنے والا لکھا ہے۔ (الاعتصام لاہور صفحہ ۷، ۹، مارچ ۱۹۵۶ء)

**انتباہ :** ممکن ہے غیر مقلد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی نہ مانیں لیکن دیوبندیوں کو تو ضرور ماننا چاہیے کیونکہ آپ ان کے پیر و مرشد ہیں اور مرشد کا گفتہ ”گفتہ اللہ

یور "مسلم قاعدہ ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ اس مرشد کی بھی نہیں مانیں گے بلکہ اس مرشد کی مانیں گے جو ان جیسوں کا بڑا مرشد ہے۔

### واہ ابن تیمیہ (علیہ ماعلیہ)

نجدی اور غیر مقلدین وہابی اور بعض دیوبندی اہل تہمہ کو شیخ الاسلام مانتے ہیں بلکہ تجربہ کر لیں کہ جملہ عالم اسلام کے علماء اور مجتہدین ان کے نزدیک اہل تہمہ کے بالمقابل کچھ نہیں لیکن وہ بھی لنگر غوثیہ کیلئے تہمہ میں اونٹوں کا بوجھ بھجواتا تھا۔ چنانچہ علامہ ابن تیمیہ دور علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔

كان العلامة ابن تیمیہ يرسل من دمشق الشام نذورا واعانات للحفرة الكيلانيته لاجل الدرس والتدريس واطعام الطعام و ذلك في اواخر ربيع الاول وكانت تلك القافلة تحوى على ثلاثين بعيرا  
(از نام و نسب صاحبزادہ گولڑوی)

علامہ اہل تہمہ دمشق (شام) سے نذرانے اور لنگر غوثیہ کے لئے ربيع الاول کے اواخر میں تہمہ میں اونٹوں کا بوجھ بغداد بھیجتا تھا۔

گیارہویں شریف : اہل تہمہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد دمشق میں پیدا ہوا اور خوب چمکا۔ ممکن ہے اپنی ذات کو چمکانے کیلئے ابتدا ہی دور میں یہ کھیل کھیلا ہو ورنہ وہ اولیاء دشمنی بالخصوص حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ہمارے دور کے وہابیوں نجدیوں کا امام تو تھا۔ لیکن یقین مانتے کہ یہ سارا ساز و سامان تھا گیارہویں شریف کیلئے کیونکہ ربيع الاول کی آخری تاریخوں سے اونٹوں کا قافلہ دمشق سے چل کر ربيع الثانی کے پہلے ہفتہ میں ہی پہنچ سکتا ہے اور یہی ہفتہ گیارہویں شریف کے لنگر کے لئے سامان جمع کرانے کا ہے۔ دمشق سے بغداد تک جانے والے زائرین فقیر کے تخمینہ کی تصدیق کریں گے جبکہ یہ سفر خود فقیر نے بس کے ذریعہ ربيع الثانی ۱۳۲۱ھ پہلے ہفتہ میں کیا ہے۔ دمشق سے بغداد تک صحرا ہی صحرا اور بیابان علاقہ جات کہ اب

بس اِرکنڈیشن کے سفر سے ہمارا حال دیدنی تھا تو انکا سفر کیسے طے ہوتا ہو گا جو صدیوں پہلے پیدل یا لونٹوں وغیرہ کے سفر کرتے تھے۔

**انکشاف اویسی غفرلہ:** لیکن تہیہ متلون مزاج تھا موج میں آیا تو لکھ دیا کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کے نعل پاک کو نُعیل (تصغیر) سے کہنا اور مدینہ کی گردو غبار کی توہین کفر اور قاتل واجب القتل ہے اس پر ”الصارم المسلول“ ایک ضخیم کتاب لکھ دی پھر دماغ خراب ہوا تو لکھ دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے مزار کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا حرام ہے اس پر عالم اسلام کے علماء کرام و اولیاء عظام نے احتجاج کیا تو حکومت وقت نے لیکن تہیہ کو قید کر دیا اور اسی قید میں ہی مرا۔

تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ”لیکن تہیہ و علمائے ملت“ اسی متلون مزاجی کا نتیجہ ہوا کہ ابتداء میں گیارہویں شریف کے لئے لونٹوں کی قطار نذرانہ کے طور لنگر غوثیہ میں بھیجتا رہا پھر دماغ خراب ہوا تو کتاب ”الوسیلہ“ لکھ کر ثابت کیا کہ انبیاء اولیاء کو وسیلہ بنانا شرک ہے وہ زندہ ہوں یا مردہ بلکہ مردہ تو خود ہماری دعاؤں کا محتاج ہے پھر وہ ہماری خاک مدد کریگا وغیرہ وغیرہ۔

## نظم گوہر

جب اپنے غوثِ پاک کی آتی ہے گیارہویں!  
سب کو بہارِ تازہ دکھاتی ہے گیارہویں  
ہوتی ہیں دھوم دھام سے عالم میں مجلسیں  
کانوں کو مدحِ غوثِ سناتی ہے گیارہویں  
اجرِ عظیم اہل مجلس کو ملتے ہیں!  
رحمتِ خدائے پاک کھلاتی ہے گیارہویں  
کیسے تزک سے ہوتی ہیں ہر سمت محفلیں  
منکر کو دبدبہ یہ دکھاتی ہے گیارہویں



ہوتا ہے ہر مرید کا کیا باغ باغِ دل  
گل گلشنِ جماعت دکھاتی ہے گیارہویں  
مشتاقِ دل مریدِ دل کا ہوتا ہے شادِ ماں  
مثلِ عروسِ جلوہ دکھاتی ہے گیارہویں  
گوہرِ ہما قصیدہ سنانے کا ہے تو شوق  
لیکن یہ دیکھنا ہے کب آتی ہے گیارہویں  
بجوائے اہل سنت روز و شب از صدقِ ایقانی  
اعتنا یارِ رسول اللہ! مدد! اے شاہِ جیلانی

**فائدہ :** مولانا غلام رسول گوہر قصوری مرحوم حضرت امیر الملتہ سیدنا پیر  
جماعتِ علی شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے صادق مرید تھے نقشبندی  
ہونے کے باوجود حضورِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اپنے رسالہ  
انوارِ اصوفیہ (قصور) میں تحقیقی مضامین سپردِ قلم فرماتے تھے۔ گیارہویں پر  
بہترین رسالہ لکھا اس رسالہ میں فقیر نے انکے مضامین بھی سپردِ قلم کئے ہیں۔  
فجزاہ اللہ خیر الجراء

## گیارہویں کیا ہے ؟

رسالہ ہذا کی ابتداء میں فقیر نے عرض کیا ہے کہ گیارہویں دراصل وہی  
ایصالِ ثواب ہے جو قرآن مجید و احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ جسے حضورِ غوثِ  
اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے نام تبدیل کیا گیا ہے  
اور قاعدہ عرض کیا ہے کہ شے کے نام بدلنے سے کام نہیں جگڑتا مثلاً حضور علیہ  
السلام کے زمانہ میں تعلیم گاہ کا نام صفۃ تھا اور اب اسکے کئی نام ہیں۔ مدرسہ،  
مکتب، اسکول وغیرہ وغیرہ۔

اور یہ گیارہویں بھی وہی ایصالِ ثواب ہے اسکا طریقہ ہر جگہ اکثر یونہی ہے

کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عقیدت و محبت رکھنے والے بہ تقاضائے عشق و محبت گیارہویں کے دن یا اس سے اول یا بعد کو محفل گیارہویں کو زیب و زینت دیتے ہیں اور آپ کا تذکرہ منظوم و منثوراً کرتے ہیں اور واعظین و عطا فرماتے اور نعت خوانان خوش الحان نعتیں پڑھتے ہیں اور سب حاضرین محفل ادب سے بیٹھتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف کثرت سے پڑھتے ہیں اور اخیر میں نیاز تقسیم کرتے ہیں۔ اور کبھی بغیر محفل جمائے ویسے ہی ختم دلاتے ہیں اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں چنانچہ حضرت عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا فرمایا کہ ”دوم آنکہ بہ ہیئت اجتماعیہ مردماں کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ کنند و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نموده تقسیم در میان حاضرین نمایند ایں قسم معمول در زمانہ پیغمبر خدا و خلفاء راشدین نبود اگر کسے ایں طور بحد باک نیست زیرا کہ دریں قسم قبح نیست بلکہ فائدہ احیاء و اموات را حاصل می شود (فتاویٰ عزیزی صفحہ ۴۰)

ہر سال ایک معین تاریخ پر بزرگوں کی قبور کی زیارت کے واسطے جانے کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ بزرگوں کی زیارت کے لئے جانے کی تین صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ ایک یا دو شخص عام لوگوں کی اجتماعی ہیئت کے بغیر بزرگوں کی قبور پر محض زیارت اور استغفار کے لئے جائیں، اس قدر از روئے روایات ثابت ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بہت سے لوگ ہیئت اجتماعیہ کے ساتھ جمع ہوں اور کلام شریف کا ختم کریں اور مٹھائی طعام پر فاتحہ پڑھ کر حاضرین میں تقسیم کریں، یہ قسم پیغمبر خدا اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں عمل میں نہیں آئی۔ اگر کوئی شخص اس طرح کرے تو مضائقہ نہیں اس لئے کہ اس میں کوئی برائی نہیں بلکہ اس سے زندوں اور مردوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

(فائدہ) اس سے ثابت ہوا کہ اسی طرح اگر کوئی شخص بہت سے لوگوں کو جمع کر کے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے

کی نیت سے کلام اللہ شریف کا ختم کر کے یاد عظم شریف کروا کر یا درود شریف پڑھا کر یا نعت خوانی کروا کر مٹھائی یا کھانے پر ختم شریف پڑھ کر حاضرین محفل میں تقسیم کرے تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی برائی نہیں ہے بلکہ اس میں زندوں اور مردوں کا فائدہ ہے۔ زندہ دلوں سے پوچھئے کہ گیارہویں شریف کرنے سے کتنی برکتیں ہوتی ہیں تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ مطبوعہ ”برکات و فضائل گیارہویں شریف“ پڑھئے۔ اور عام مردوں کو یوں فائدہ نصیب ہوتا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جملہ مومنین و مؤمنات کے لئے جو فوت ہو چکے ہیں دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔ اور زندوں کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ان کے لئے دعائیں مانگی جاتی ہیں اور اسکے علاوہ انہوں نے وعظ شریف اور نعت خوانی سن کر اور علماء و مشائخ کی جو اس پاک محفل میں آئے ہیں زیارت کر کے ثواب عظیم حاصل کیا اور ایسی نیک محفلوں میں بیٹھنا بھی بڑی سعادت ہے۔ حدیث شریف میں ہے ہو قوم لایشفی جلیسہم ”وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین بد نعت نہیں رہتا“ حضور ﷺ نے فرمایا ”جنت میں سرخ یا قوت کے ستون ہوں گے ان کے دروازے کھلے ہوں گے وہ اس طرح روشن ہوں گے جس طرح ستارے“ آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ! ان میں کون رہیں گے؟ آپ نے فرمایا ”جو ایک دوسرے سے محض اللہ ہی کے واسطے ملتے ہیں اور محبت کرتے ہیں۔“ طبرانی میں ایک حدیث ہے کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی زیارت کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اسے رخصت کرتے ہیں اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اگر کوئی کسی نیک مجلس میں بیٹھتا ہے تو ایسی دس بری مجلسوں میں بیٹھنے کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

فائدہ: گیارہویں شریف کی مجلس جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر ہوتا ہے اور اس کے اولیاء کے احوال بیان کئے جاتے ہیں۔ درود شریف پڑھا جاتا ہے، نعت خوانی ہوتی ہے۔ اہل ایمان اللہ ہی کے لئے ایک جگہ پر محبت کے ساتھ

بیٹھتے ہیں اس میں آنے والوں کو کتنا فائدہ حاصل ہوتا ہوگا؟ یہ تو وہی سمجھ سکتے ہیں جنہیں اولیاء کرام سے عقیدت ہے لیکن جنہیں اولیاء کرام سے بغض و عناد ہے انکا حال دورِ حاضرہ میں کسی سے مخفی نہیں ہزاروں واقعات ہر مہینہ مسلمان کے سامنے وہابیوں، دیوبندیوں کی طرف سے پیش ہوتے ہیں۔ ایک واقعہ حضرت امیر الملہ سیدنا پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا ملاحظہ ہو۔

فرمایا کہ میں ایک دفعہ حیدرآباد میں تھا، سنا کہ ایک شخص نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کر کے بریانی پکا کر لوگوں کو کھلائی اور پڑوسی کے مکان میں بھی کچھ کھانا بھیج دیا، پڑوسی مرد گھر پر نہ تھا اسکی عورت نے کھانا لے لیا جب مرد واپس آیا تو مرد سے بیان کیا کہ پڑوسی نے کھانا بھجوا دیا ہے، مرد نے دریافت کیا کہ کس قسم کا کھانا ہے معلوم ہوا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کا کھانا ہے، پڑوسی مرد نے یہ سنتے ہی اس کھانے کو جو عمدہ قسم کی بریانی تھی اپنے گھر کے باہر موری غلاظت کی بہتی تھی اس میں لیجا کر پھینک دیا، نہ صرف پھینک دیا بلکہ جوتے سے روند ڈالا اور کہا کہ اس پر غیر اللہ کا نام آیا اس لئے یہ کھانا تو خنزیر سے بھی زیادہ پلید ہو گیا اور کھانے کے لائق نہ رہا۔ اب اس بارے میں مسئلہ سناتا ہوں غور سے سنو! پنجاب میں میں ایک دن گھوڑے پر سوار کسی گاؤں کو جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک زمیندار نے ایک کھیت سے آکر میرا گھوڑا روک کر کہا کہ مسئلہ سمجھا دو، میں نے کہا کونسا؟ اس نے کہا رات کو ہمارے گاؤں میں ایک مولوی آیا، اس نے ساری رات ہماری نیند خراب کی اور یہی کہتا رہا کہ جس چیز پر غیر اللہ کا نام آئے وہ حرام ہو جاتی ہے کیا یہ سچ ہے؟ میں نے کہا کہ یہ کھیت کس کا ہے کہنے لگا میرا ہے اسکے ساتھ ایک بچہ بھی تھا میں نے دریافت کیا یہ بچہ کس کا ہے اس نے کہا میرا ہے اسکے ساتھ بیل بھی تھے۔ میں نے پوچھا یہ بیل کس کے ہیں؟ اس نے کہا میرے ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ مولوی کے کہنے کے مطابق تیرا

کھیت تجھ پر حرام ہو گیا اور تیرا چہ بھی حرام کا ہو اور تیرے ہل بھی تیرے لئے حرام ہو گئے، اس وجہ سے کہ ان پر تیرا نام آیا، حالانکہ ایسا نہیں ہے، اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں نے مسئلہ سمجھ لیا ہے میں نے اس سے کہا کہ اس سے آگے بھی سمجھ لے اس مولوی سے میری طرف سے پوچھو کہ اس کی ماں پر کس کا نام پکارا جاتا تھا، رب کی جو روپکاری جاتی تھی یا اس کے باپ کی جو رو، یاد رکھو کہ کوئی چیز کسی انسان پر حلال نہیں ہوتی جب تک اس چیز پر اللہ کے بغیر کسی اور چیز کا نام نہ آئے، نکاح اسی غیر اللہ کے نام کے آنے کا نام ہے ورنہ کسی لڑکی کو اللہ کی ہدی کہہ دیا جائے اور کسی کے نام سے اس کو مقید نہ کیا جائے وہ کسی پر حلال نہیں ہو سکتی۔ (ملفوظات امیر ملت صفحہ ۱۳۳ مطبوعہ قصور)

خلاصہ یہ کہ گیارہویں شریف کا مطلب یہ ہے کہ حلال، پاک چیز از جنس ماکول و مشروب تیار کر کے فقراء و مساکین وغیرہم کو کھلا پلا کر اس کا ثواب حضور پُر نور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کو پہنچایا جاتا ہے۔

**گیارہویں کی وجہ تسمیہ:** (۱) کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ، المعروف بتختہ الابرار صفحہ ۲۹ میں حوالہ مکملہ ذکر الاصفیاء گیارہویں کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ آپ ہر ماہ میں گیارہ تاریخ چاند کو عرس رسالت مآب ﷺ کیا کرتے تھے اس وجہ سے گیارہویں آپ کے نام سے مشہور ہے (۲) انوار الرحمن (فارسی) مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۷۷ میں ہے جب کسی جانور یا چیز پر کسی بزرگ، نبی یا ولی کا نام لیا جائے مثلاً پیر کا بحر، اسماعیل کی بھیر، عبد الجبار کا دنبہ، غوث پاک کا دنبہ، غوث اعظم کی گیارہویں تو اس جانور کو خدا کا نام لیکر ذبح کیا جائے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کھادیں پیویں تو وہ حلال اور طیب ہے اور وہ چیز بابرکت ہو جاتی ہے اور خوش اعتقاد کی روحانی، جسمانی بیماریاں اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں۔ پیر کا بحر اور اسماعیل کا دنبہ کہنے سے وہ حرام نہیں ہو جاتے، جیسے خمیرہ، سائبہ، وصیلہ، حام جو کافر لوگ بتوں کے نام سے منسوب

کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا وہ حلال ہیں، ان میں حرمت کدھر سے آگئی؟ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیکر ذبح کیا گیا وہ حلال طیب ہیں۔ خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ”کلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ“ ہاں اگر وقت ذبح پیر صاحب یا کسی اور شخص کا نام لیکر خواہ وہ مت ہو یا دیوی وغیرہ، ذبح کیا جائے تو وہ حرام ہے اور وما اهل لغير الله کا یہی مطلب ہے جس کی تفسیر قرآن مجید نے وما ذبح على النصب سے کی ہے یعنی جو جانور بتوں کا نام لیکر ذبح کیا جائے وہ حرام ہے (اس مسئلہ کی تحقیق حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف مبارک ”اعلاء کلمۃ اللہ“ کا مطالعہ کیجئے یا دیکھئے فقیر کا رسالہ ”پیر کا بکرا“)

**عقیدت کی دنیا:** حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ ”اعلاء کلمۃ اللہ فی بیان ما اهل بہ لغير الله“ میں ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک بکرا گیارہویں شریف کیلئے پرورش کرتے تھے اور سال بھر اس کو خوب کھلاتے پلاتے اور ازراہ محبت اسے اپنی بغل میں لیتے اور اس کو چومتے اور فرماتے ”ٹوئے پیر دیا لیلیا!“ ”لیلا“ بکری کے نو عمر بچے موٹے تازے کو کہتے ہیں یعنی اسے وہ پیر کا بکرا۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

سگ در گاہ میراں شوچوں خواہی قرب ربانی!

کہ بر شیراں شرف دارند سگ در گاہ جیلانی!

یونہی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ جو آپ کی گیارہویں کی عقیدت کے بارے میں ہے۔ قابل تقلید ہے اسکی تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ”امام احمد رضا کا درس ادب“ مطبوعہ کراچی۔ (۳) حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال گیارہ ربیع الآخر کو ہوا چنانچہ تفریح الخاطر شریف میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال شریف کے متعلق لکھا ہے۔  
وفي ليلة الاثنين بعد صلاة العشاء احدى عشرة من ربيع الثاني سنة

خمسمائة واحدى وستين (تفریح الخاطر صفحہ ۱۲۹)

اور آپکا وصال شریف سو مواری کی شب کو عشاء کی نماز کے بعد اربعہ  
الثانی ۵۶۱ ہجری کو ہوا۔

اور قاعدہ ہے کہ جس تاریخ میں کسی بزرگ ولی اللہ کا وصال ہو اس میں  
(ایصال ثواب کرنے سے) خیر اور برکت اور نورانیت اکثر اور وافر ہوتی ہے مگر  
دوسرے دنوں میں وہ خیر و برکت و نورانیت حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ وقد  
ذكر بعض المتأخرين من مشائخ المغرب ان اليوم الذي وصلوا فيه  
الى جناب العزة وحظائر القدوس يروحى فيه من الخير والكرمة والبر  
كة والنورانية اكثر واوفر من سائر الايام۔ (ما ثبت بالسنہ صفحہ ۶۹) یعنی  
مشائخ مغرب نے ذکر کیا ہے کہ جس دن کہ وہ ولی اللہ درگاہ الہی اور جنت میں  
پہنچے اسی دن خیر و برکت اور نورانیت کی امید دیگر دنوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی  
ہے۔

اور آداب الطالبین میں ہے :

اذا اردت ان تتجدد وليمة فاجتهد باذراك يوم موتك والساعة التي نقل فيها روحك  
لان ارواح الموتى ياتون في ايام الاعراس في كل عام في ذلك الموضع في تلك الساعة  
فينبغي ان يطعم الطعام والشراب في تلك الساعة فان بذلك يفرح ارواحهم وفيه تاثير  
بليغ فاذا واثىء من المأكولات والمشروبات يفرحون ويبدعون لهم والليلدعون عليهم  
يعنى جب تو کسی دلی اللہ یا اللہ کے نیک بندے کا ختم دلانا چاہے تو اسکے انتقال  
(وصال) کے دن اور اس ساعت کا خیال رکھ کیونکہ موتی کی روحیں ہر سال ایام  
اعراس (اس کے دنوں میں) اس مکان میں اسی ساعت میں آتی ہیں، جب تو اس  
دن اس ساعت کھانا کھلائے گا اور پانی پلائے گا اور قرآن کریم اور درود شریف اور  
صحیح اور مؤدب کلام باشرع حضرات سے بہ حسن صورت پڑھوا کر ایصال ثواب  
کریگا تو ان کی روحیں خوش ہوں گی اور باقی محفل اور صاحب خانہ کیلئے دعائے خیر



کریں گی اور اس تاریخ اور ساعت میں ایصالِ ثواب کرنے میں تاثیرِ بلیغ ہے اگر اس کا عکس ہو گا یعنی بے نماز، بے دین، تارکِ سنت، گستاخ، یہودہ اور لایعنی کلام پڑھنے والے ہوں گے تو وہ مقبولِ خدا بد دعا کریں گے۔

**تبصرہ اویسی غفرلہ:** یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ سال کے ابتداء میں ہر سال شہدائے احد کے مزارات پر تشریف لے جاتے اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی حال رہا پھر تابعین سے تاحال اہل سنت کے علماء مشائخ کے اعراس یوم وصال میں پابندی سے کئے جا رہے ہیں اسکی یہی وجہ ہے کہ صاحبِ عرس کی یوم وصال خصوصی توجہ ہوتی ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کے رسالہ ”عرس کا ثبوت“ میں۔

(۴) **گیارہویں والا رضی اللہ تعالیٰ عنہ:** حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گیارہویں کے دن آنے والی شب بارہویں کی مناسبت سے نہایت شان و شوکت سے رسول اکرم ﷺ کی نیاز پکا کر فقراء و مساکین کو کھلاتے زندگی بھر یہی طریقہ بالا التزام رہا اور اعزہ و اقارب کو اس کے قائم رکھنے کی وصیت کی اسی معنی پر سرکارِ بغداد غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”گیارہویں والے“ کے نام سے مشہور ہو گئے۔ اور خود گیارہویں ان کے نام سے مشہور ہوئی۔

(۵) چنانچہ مولانا گوہر مرحوم نے مولانا کریم بخش مرحوم کے حوالہ سے عبارت ذیل نقل فرمائی۔ ”در خواں آوردہ است حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ در کتاب مسئلہ معلوم نمود کہ سرورِ کائنات ﷺ یازدہم ماہ ربیع الاول رحلت فرمودہ بود پس بریں و تیرہ نیاز یازدہم نیاز آنحضرت ﷺ طعام پختہ مسکیناں خوراندے تازندگی حیاتِ خود زیں و طیفہ گا ہے شک نیاورد در رحلت بریں وصیت کرد“۔ (رسالہ گیارہویں شریف مطبوعہ قصور)

(فائدہ) یہ چند وجوہ گیارہویں کی تسمیہ کے فقیر کو میسر ہوئے ممکن ہے اور وجوہ بھی ہوں لیکن حق کے متلاشی کے لئے اتنا کافی ہے ہاں منکرِ ضدی کے لئے

ہزار وجوہ بھی بے سود ہیں۔

## وصال غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریخ ۱۱ کے نکات

ہر محبوب خدا کے وصال کا دن ہزاروں برکتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور پیروں کے پیر سیدنا محی الدین و شگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حمد اولیاء کرام کے سردار ہیں انکے وصال کے دن کی برکات کا کیا کہنا۔ اس تاریخ ۱۱ کے چند عجیب نکات ملاحظہ ہوں۔ (۱) حدیث شریف میں ہے ان اللہ یحب الوتر (مشکوٰۃ، ترمذی)

”اللہ تعالیٰ طاق (ایک) ہے اور طاق کو پسند رکھتا ہے، گیارہ کا عدد اس لحاظ سے متبرک ہے۔ (۲) یوسف علیہ السلام نے گیارہ ستارے خواب میں دیکھے تھے اور آپ کے گیارہ بھائی آپ کو ایذا دینا چاہتے تھے مگر بوجہ گیارہ ہونے کے ایذا دینے میں ناکام رہے۔ (۳) فتح الربانی کی مجلس صفحہ ۵۴ میں ذکر ہے کہ سجادے بھی گیارہ ہیں، (۴) تفسیر عزیزی وغیرہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ پر سحر کئے تاکہ گیارہ گرہیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دفعیہ کے لئے گیارہ آیتیں معوذتین کی نازل فرمائیں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے  $9 \times 11 = 99$  نام ہیں اس طرح رسول اکرم ﷺ کے بھی  $9 \times 11 = 99$  نام ہیں (۵) غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بھی غوث پاک کے وقت میں گیارہ ہزار گیارہ سو اولیاء ہوئے ہیں (فتح العزیز) (۶) صلوٰۃ اسرار یا نماز غوثیہ میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چنا تعلیم فرمایا گیا ہے (ازہار الانوار)

**فائدہ:** اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے فقیر کا رسالہ ”گیارہ قدم“ پڑھئے۔

(۶) گیارہویں تاریخ بہت بڑے اعلیٰ امور کی یادگار ہے حضرت علامہ عبدالرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ لان اللہ اکرم فیہ من جماعۃ من الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اصطفیٰ آدم و رفع ادریس واستوت سفینہ نوح علی الجودی یوم عاشوراء واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا یوم عاشوراء وغفر اللہ لداؤد یوم

عاشوراء و ردا اللہ علی سلیمان ملکہ فیہ و تزوج النبی ﷺ خدیجہ و خلق اللہ السموات والارض۔ والقلم و آدم و حواء کل ذالک فی یوم عاشوراء۔

(نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ ۷۴ مطبوعہ مصر)

ترجمہ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے اکرام کیا انبیاء کا، اسی تاریخ میں چٹنا آدم کو اور اٹھایا اور لیس کو۔ اور ٹھہرایا سفینہ نوح کو جو دی پہاڑ پر دن عاشورے کے۔ اور ابراہیم خلیل اللہ کو اللہ تعالیٰ نے چلایا آگ سے دن دسویں کو۔ اور بخشش فرمائی داؤد کی دن دسویں کو اور ملک واپس دیا سلیمان کو دن دسویں اور نکاح ہوا حضور ﷺ کا ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ سے دن دسویں اور پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو اور قلم کو اور آدم کو اور حوا علیہم السلام کو دن دسویں کو۔

نہ صرف یہ بلکہ بيشمار اور بھی۔ فقیر ایک نقشہ پیش کرتا ہے اس میں واضح ہو گا کہ گیارہ تاریخ میں کیسی کیسی فضیلتیں اور یاد گاریں مخفی ہیں۔  
نقشہ دن و سوال اور رات گیارہویں

تعداد	یاد گار	گیارہویں
۱	قلم قدرت کو پیدا فرمانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۲	لوح محفوظ پیدا فرمانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۳	قلم کا لوح محفوظ پر تقدیر عالم لکھنے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۴	ساتوں زمینوں کو بنائے جانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۵	ساتوں آسمانوں کو پیدا فرمانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۶	اللہ تبارک و تعالیٰ کا عرش پر غلبہ فرمانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۷	سورج کو پیدا فرما کر روشن کرنے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۸	چاند کو پیدا فرما کر تابانی بخشنے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
■	ستاروں کو پیدا فرما کر روشنی دینے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں

۱۰	آسمانوں کو چاند ستاروں اور سورج سے زینت ملنے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۱۱	پہاڑوں کو زمین کی میخیں بنانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۱۲	سمندروں اور دریاؤں کو پیدا کرنے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۱۳	جنت کو پیدا فرمانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۱۴	دوزخ کو پیدا فرمانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۱۵	حوض کوثر کو پیدا فرمانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۱۶	خوریں پیدا فرمانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۱۷	غلمان پیدا فرمانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۱۸	فرشتے پیدا فرمانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۱۹	رضوان پیدا فرمانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۲۰	جنت کے محلات تعمیر فرمانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۲۱	حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۲۲	حضرت ادریس علیہ السلام کو مکان بلند ملنے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۲۳	حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو کنارہ ملنے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۲۴	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش مبارک کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۲۵	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خلعت خلیلی حاصل کرنے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں

۲۶	حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے مار کے گلزار بننے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۲۷	حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہونے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۲۸	حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت دور ہونے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۲۹	حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے دریا میں رستہ بننے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۳۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعون کے دریا میں غرق ہونے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۳۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعونوں کے غرق ہونے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۳۲	حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے رہائی ملنے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۳۳	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر اٹھائے جانے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۳۴	حضرت یونس علیہ السلام کے شہر والوں کی توبہ قبول ہونے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۳۵	حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے روزہ رکھنے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۳۶	حضرت یوسف علیہ السلام کی حقارت یعقوب علیہ السلام سے ملاقات کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں
۳۷	کعبہ شریف کا دروازہ کھلنے کا دن	دن و سوال اور رات گیارہویں

دن و سوال اور رات گیارہویں	حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا دن	۳۸
دن و سوال اور رات گیارہویں	حضرت حوا سلام اللہ کی پیدائش کا دن	۳۹
دن و سوال اور رات گیارہویں	زندگی کو زندگی ملنے کا دن	۴۰
دن و سوال اور رات گیارہویں	موت کو پیدا کرنے کا دن	۴۱
	حضرت اسمعیل کو ذبح عظیم کا	۴۲
دن و سوال اور رات گیارہویں	لقب ملنے کا دن	
دن و سوال اور رات گیارہویں	ذبح اللہ کی کامیابی کا دن	۴۳
دن و سوال اور رات گیارہویں	شیطان کی ناکامی و نافرادی کا دن	۴۴
دن و سوال اور رات گیارہویں	جبریل علیہ السلام کی تخلیق کا دن	۴۵
	جبریل علیہ السلام کو سدرۃ المنتہی کا	۴۶
دن و سوال اور رات گیارہویں	مقام ملنے کا دن	
دن و سوال اور رات گیارہویں	نولہ رسول اللہ ﷺ کی شہادت کا دن	۴۷
دن و سوال اور رات گیارہویں	حسین علیہ السلام کی حقیقی کامیابی کا دن	۴۸
دن و سوال اور رات گیارہویں	یزید پلید کی حقیقی موت کا دن	۴۹
دن و سوال اور رات گیارہویں	خدا کی رحمتوں کے نزول کا دن	۵۰
	حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی	۵۱
دن و سوال اور رات گیارہویں	گیارہویں پکانے کا دن	
دن و سوال اور رات گیارہویں	بیت اللہ کا حج قبول ہونے کا دن	۵۲
دن و سوال اور رات گیارہویں	قربانی دینے کا پہلا دن	۵۳
دن و سوال اور رات گیارہویں	ارکان حج ادا کرنے کا دن	۵۴
	بارگاہ خداوندی میں دعائیں قبول	۵۵
دن و سوال اور رات گیارہویں	ہونے کا دن	

تفصیل سے ذکر کیا جائے تو ہزاروں صفحات میں بھی نہیں سما سکتی۔ مختصر طور پر پانچ گیارہویں یعنی پچپن خصوصیتوں کا اجمالی خاکہ پیش کر دینے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے (گیارہویں صائم)

خلاصہ یہ کہ گیارہویں شریف اہل سنت و الجماعت کے علماء و اولیاء کے نزدیک نہ صرف جائز ہی ہے بلکہ مستحسن اور مفہمی الی الخیر الخیر ہے۔ گیارہویں شریف کرانے والے بدعتی نہیں ہیں بلکہ ان کو بدعتی کہنے والے بدعتی ہیں اس لئے کہ اہل سنت و الجماعت کو حضور کے زمانہ اقدس میں اور صحابہ کے زمانہ میں کسی نے بدعتی نہیں کہا۔ اہل سنت و الجماعت کو بدعتی کہنے کی بدعت قرونِ اولیٰ مشہور یہاں بالخیر کے بعد کی ایجاد ہے اور طرفہ یہ کہ گیارہویں شریف کا انعقاد بہ ہیئت کذا سیہ بدعتِ حسنہ ہے اور ہم کو بدعتی کہنے کی بدعت، بدعتِ سیئہ ہے جس سے توبہ کرنی لازم ہے۔ امام عارف باللہ سیدی عبدالغنی النابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ عندیہ میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے :

”نیک بات اگرچہ بدعت و ناپید ہو اس کا کرنے والا سننی ہی کہلائیگا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے نیک بات نیک نیتی سے نیکی نکالنے والا فرمایا تو ہر اچھی بدعت کو سنت فرمایا اسی ارشادِ اقدس میں نئی باتیں پیدا کرنے کی اجازت فرمائی اور یہ کہ جو ایسی بات نکالے گا ثواب پائے گا اور قیامت تک جتنے اس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسے ملے گا خواہ اس نے ہی وہ نیک بات پیدا کی ہو اس کی طرف منسوب ہو اور چاہے وہ عبادت ہو یا ادب کی بات یا کچھ اور۔“

حضرت امام عارف باللہ علامہ عبدالغنی النابلسی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے ثابت ہوا کہ گیارہویں بھی ایک نیک بات ہے جس سے مقصود اطعام طعام اور ایصالِ ثواب اور تبلیغِ دین اور درود خوانی اور ذکر و نذرکار اور تعلیمِ پسند و نصائح اور بہت سے مسلمانوں کا ایک جگہ مل کر بیٹھنا اور علماء و صلحاء کی زیارت کرنا اور حصولِ ثواب کی نیت سے انفاق مال کرنا قلوب میں اثر و رقت کو لینا ہے لہذا



گیارہویں شریف بھی وہ بدعت ہے جس پر سنت کا اطلاق صحیح ہے، گیارہویں شریف کے مستحسن ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جب قرآن شریف پڑھنا، وعظ کرنا، اطعام طعام، کسی چیز کا صدقہ کرنا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت پڑھنا، یہ سارے امور فرداً فرداً جائز اور مستحب ہیں تو ان کو ایک دن اور ایک مقرر وقت میں جمع کرنے میں تو حرمت کہاں سے آگئی، یاد رکھئے جو چند امور الگ الگ جائز ہوں وہ بھورت جمع بھی جائز ہیں جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ ”احیاء العلوم“ میں فرماتے ہیں۔

ان افراد المباحات اذا جمعت كان ذلك المجمع مباح۔ ”مباح اشیاء کا مجموعہ بھی مباح ہوتا ہے۔“

مزید دلائل فقیر کے رسالہ ”گیارہویں کا ثبوت“ میں پڑھئے۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور (۲۳ جمادی الاول ۱۴۲۱ھ ۲۴ اگست ۲۰۰۰ء) پاکستان

(بروز جمعرات بعد صلوٰۃ الظہر)